رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

مضمون سوال و جواب	نام و پتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاویٰ

مکرمی و محترمی حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم ۱۲/۳/۲۵

السلام علیکم! کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان کرام ان

دو مسئلوں کے بارے میں

۱۔ ایک عورت حج کرنے گئی اور عمرہ کا احرام باندھا لیکن حیض

کی وجہ سے عمرہ ادا نہ کرسکی اور حج کے ایام شروع ہوگئے تو وہ عورت ۲/۶/۲۵

احرام عمرہ کو احرام حج میں تبدیل کرسکتی ہے یا پھر حج کا احرام الگ

باندھنا پڑے گا اور اس صورت میں دم واجب ہوگا یا نہیں؟ اگر دم

واجب ہوگا تو کیوں جبکہ ان کے لیے یہ قدرتی مجبوری ہے محمد انور

۲۔ اگر عورت حیض کی وجہ سے طواف زیارت نہ کرسکی اور واپسی

کی تاریخ آگئی اور یہ تاریخ واپسی بدل نہ سکے اسی صورت میں

عورت طواف زیارت کیسے کرے۔ اگر اسی حالت حیض طواف کرے

تو دم واجب ہوگا یا نہیں اگر دم واجب ہوگا تو کیا چیز واجب

ہوگی اور دم کیوں واجب ہوگا جبکہ یہ قدرتی مجبوری ہے

بینوا توجروا   جزاکم اللہ خیرا

المستفتی

(حضرت مولانا) محمد انور (صاحب دامت فیوضہم)

مہتمم جامعہ اسلامیہ ...

الجواب حامداً ومصلیاً

۱ــــــ صورت مسئولہ میں وہ عورت چونکہ معذور ہے اور عمرہ مکمل نہ کرسکی لہٰذا وہ ایام حج میں حج کا احرام باندھ کر حج کے اعمال کریگی، پھر حیض سے فارغ ہونے کے بعد اور ایام تشریق کے بعد عمرہ کا جدید احرام باندھ کر سابقہ عمرہ کی قضاء کریگی۔ اور عمرہ چھوٹ جانے کی وجہ سے ایک دم بھی ادا کرنا ہوگا، اور اس پر تمتع والی قربانی نہیں ہوگی (ماخذہ تبویب ۲۵۷/۶۲)

فی الغنیۃ (ص۳۰۵):

ولو لم یطف لعمرتہ أو طاف لھا أقلہ ولو بعذر کحیض مثلا حتی وقف بعرفۃ لرتفضت عمرتہ وان لم ینو الرفض لانہ تعذر علیہ اداءھا لانہ لو اداھا بعد الوقوف لصار بانیا افعال العمرۃ علی افعال الحج وھو عکس المشروع وبطل قرانہ وسقط

(جاری ہے)

عنہ دمہ وعلیہ قضاءھا بعد ایام التشریق ودم
دفضها۔

۲ ۔۔۔۔ صورت مسئولہ میں اگر مذکورہ عورت کو وطن واپسی کا سفر درپیش ہو اور ہر ممکنہ کوشش کے باوجود حکومتی پابندیوں کی وجہ سے عورت مکہ مکرمہ میں نہ ٹھہر سکتی ہو تو اس صورت میں اس عورت کیلئے حالتِ حیض میں مسجد حرام میں داخل ہونا اگرچہ حلال نہیں لیکن اگر وہ داخل ہو گئی اور طواف کرلیا تو اسکا طواف ہو جائے گا۔ تاہم اس عورت پر لازم ہے کہ وہ ایک گائے یا اونٹ حرم میں ذبح کرے۔ اس سے اسکے حج کی تکمیل ہو جائے گی۔ (ماخذہٗ تبویب ۴۸/۶۰۹)۔

واضح رہے کہ قدرتی مجبوری کے عذر ہونے کی وجہ سے مذکورہ عورت پر گناہ نہیں۔ لیکن جنایت کے ارتکاب کی وجہ سے دم لازم آئے گا۔ کیونکہ یہ دم سزا یا جرمانہ کے طور پر نہیں بلکہ حج (یا عمرہ) کے ارکان کو بطریقِ اکمل ادا نہ کرنے کی وجہ سے جو نقصان آگیا ہے اس نقصان کو پورا کرنے کیلئے ہے، جیسے کہ اگر کوئی شخص حالتِ احرام میں کسی عذر کی وجہ سے سر کے بال منڈانے پر مجبور ہو جائے، تو اگرچہ عذر کی وجہ سے اس پر گناہ نہیں ہو گا لیکن اس نقصان کو پورا کرنے کیلئے دم دینا اس پر لازم ہو گا۔ چنانچہ حدیث میں روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کو اس حال میں دیکھا کہ ان کے سر کی جوؤں کی وجہ سے انکو تکلیف ہو رہی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سر منڈانے اور دم دینے کا حکم فرمایا۔

فی الصحیح للبخاری (۲۴۳/۱۲):

عن کعب بن عجرة رضی اللہ عنہ قال: وقف علیّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحدیبیة ورأسی یتهافت قملا، فقال ایؤذیك هوامك، قلت نعم، قال احلق رأسك او احلق، قال فیّ نزلت هذه الآیة ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِّن رَّأْسِهِ﴾ ... الی آخرها (جاری ہے)

(بقیہ جواب منسلکہ کاغذ پر ملاحظہ فرمائیں)

Scanned by CamScanner

وقال النبي صلى الله عليه وسلم احلق ثلاثة أيام أو تصدق بفرق بين ستة أو انسك مما تيسر.

(وكذا في الصحيح لمسلم ٢٨٢/١)

وفي الهداية (ج ٢٥٣/١):

ومن طاف طواف القدوم محدثا فعليه صدقة ... ولو طاف طواف الزيارة محدثا فعليه شاة لانه ادخل النقص في الركن فكان افحش من الاول فيجبر بالدم. وان كان جنبا فعليه بدنة كذا روي عن ابن عباس رضي الله عنه ولان الجنابة اغلظ من الحدث فيجب جبر نقصانها بالبدنة اظهارا للتفاوت.

وفي الدر المختار (٥/٢ ٥٤٩):

تنبيه: نقل بعض المحشين عن منسك ابن امير حاج لو هم الركب على القفول ولم تطهر فاستفتت هل تطوف ام لا؟ قالوا يقال لها لا يحل لك دخول المسجد وان دخلت وطفت اثمت وصح طوافك وعليك ذبح بدنة وهذه مسئلة كثيرة الوقوع يتحير فيها النساء. اه. والله اعلم بالصواب

محمد عثمان غفر الله له

دار الافتاء جامعه دار العلوم كراچی ۱۴

٢٣-١٢-١٤٢٥هـ

الجواب صحيح
بنده محمد عبد الرؤوف ...
٢٥-١٢-١٤٢٥هـ

الجواب صحيح
... محمد ...

الجواب صحيح
بنده محمد تقي عثماني عفي عنه